1964_6_773_780

6 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس **1964**

ہیرال پربھو بھائی اور دیگران

بنام

ناگنداس آتمارام کھتری

14فروری1964

کے۔سبّاراؤ اور جے۔آر۔مدھولکر جسٹسز

بمبئی کرایہ داری زرعی اراضی ایکٹ (بمبئی LXVII آف 1948)، دفعہ 88 اور 89 - بے دخلی کا مقدمہ-میونسپلٹی کی حدود سے دومیل کے اندر زرعی زمین-ایکٹ کا اطلاق۔

مدعا علیہ نے اپیل گزاروں کو میونسپلٹی کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر واقع زرعی زمین کا لیز ختم کرنے کا نوٹس دیا اور بے دخلی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔اس مقدمے کا مقابلہ اس بنیاد پر کیا گیا تھا کہ بمبئی کرایہ داری ایکٹ 1939 کی دفعات کے تحت مدعا علیہان نے کرایہ داری کے حقوق حاصل کر لیے تھے۔سول جج نے، دیگر باتوں کے ساتھ، فیصلہ دیا کہ 1939 کے ایکٹ کو بمبئی ٹیننسی اینڈ ایگریکلچرل لینڈ ایکٹ، 1948 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا، جو سوٹ کی زمین پر لاگو نہیں ہوتا تھا، کیونکہ یہ سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر تھا اور اس نے مقدمہ کا حکم دیا۔اپیل پر، ضلعی جج نے فیصلہ دیا کہ 1948 کا ایکٹ دعویٰ اراضی پر لاگو ہوتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے فرمان کو کالعدم قرار دے دیا۔مدعی کی دوسری اپیل میں، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دعویٰ کی زمین بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر ہے اور اس لیے 1948 کا ایکٹ دعویٰ کی زمین پر لاگو نہیں ہوتا۔خصوصی رخصت کی اپیل پر اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ 1939 کے ایکٹ کے تحت ان کے حقوق کو 1948 کے ایکٹ کی دفعہ (2)89 کے تحت محفوظ اور محفوظ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں 1939 کے ایکٹ کے تحت 10 سال تک بڑھا ہوا لیز وہاں محفوظ کیا گیا تھا، اور بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1952 کی وجہ سے، جس نے دعویٰ کی زمین کو 1948 کے ایکٹ کے دائرہ کار میں لایا، اس طرح محفوظ کیے گئے ان کے حقوق 1948 کے ایکٹ کی دفعات کے تحت آتے ہیں اور اس لیے انہیں ایکٹ کی دفعات کے ذریعے مقرر کردہ طریقے کے علاوہ بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ 1948 کے ایکٹ کی دفعہ (2)89 میں بچت کا التزام صرف اس صورت میں کام کرتا ہے جب اس کے برعکس کوئی واضح التزام نہ ہو اور اپیل کنندہ کے حق کی بچت غیر ضروری ہوگی، کیونکہ وہ 1948 کے ایکٹ کے تحت اپنے حق کو نافذ نہیں کر سکتا تھا۔

منعقد: (1) مقدمہ نمٹائے جانے سے پہلے، 1952 کا ایکٹ نافذ ہوا، اور 1948 کے ایکٹ کو دعویٰ اراضی تک بڑھانے کی وجہ سے، مدعا علیہ 1948 کے ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ طریقے کے علاوہ اپیل گزاروں کو بے دخل نہیں کر سکتا تھا۔

(ii) مدعا علیہ کی دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔ 1948 کے ایکٹ کی دفعہ (1) 88 میں ایک واضح شق پائی جاتی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 1 سے 87 کی دفعات زیر بحث علاقے پر لاگو نہیں ہوں گی۔

(iii) چونکہ قانون کے ذریعے تسلیم شدہ حق تھا اس لیے اس کا ایک علاج تھا اور اس لیے کسی خاص حق کو نافذ کرنے کے لیے کسی خاص فورم کی نشاندہی کرنے والی کسی خاص شق کی عدم موجودگی میں ملک کا عمومی قانون فطری طور پر اپنا کام کرے گا۔ لہذا ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ اپیل کنندہ 1948 کے ایکٹ کی دفعات کے فائدے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

سخارام (a) باپو صاحب نارائن سناس بنام مائیک چندموتی چند شاہ (1962) 2 ایس سی آر 59، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر۔ 120 / 62۔

1955 کی دوسری اپیل نمبر 1359 میں سابق بمبئی ہائی کورٹ کے 23 اپریل 1959 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے ایم۔ ایس۔ کے۔ شاستری اور ایم۔ ایس۔ نرسمہن۔

او۔ سی۔ ماتھر، جے۔ بی دادا چنجی اور رویندر۔ نارائن، مدعا علیہ کے لیے۔

14 فروری 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سبّا راؤ جسٹس۔ خصوصی اجازت کی یہ اپیل بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ کے اطلاق پر سوال اٹھاتی ہے۔ 1948 (1948 کا بمبئی ایکٹ نمبر 67)، جسے اس کے بعد 1948 'ایکٹ' کہا جاتا ہے، متنازعہ زمین کی کرایہ داری کے لیے۔

اپیل کنندگان پربھو بھائی رنجی کے قانونی نمائندے ہیں۔ دعویٰ پراپرٹی زرعی زمین ہے جو سورت میونسپل بورو کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ سابقہ سچن ریاست کا حصہ تھا۔ 7 مئی 1946 کو مدعا علیہان ناگنداس آتمارام کھتری، جو مذکورہ زمین کے مالک تھے، نے مذکورہ پربھو بھائی رنجی کے حق میں چھ سال کی مدت کے لیے لیز دی۔ 28 جولائی 1948 کو سچن ریاست بمبئی ریاست کا حصہ بن گئی۔ اس تاریخ سے بمبئی کرایہ داری ایکٹ، 1939، جسے اس کے بعد 1939 "ایکٹ" کہا جاتا ہے، مذکورہ علاقے پر لاگو

کیا گیا۔23 اپریل 1951 کو مکان مالک ناگنداس آتمرم کھتری نے مدعا علیہ کو 31 مارچ 1952 سے لیز ختم کرنے کا نوٹس دیا۔ مذکورہ نوٹس دینے کے بعد، اس نے ریگ دائر کیا۔ کرایہ دار پربھو بھائی رنچی کی بے دخلی کے لیے ماتحت جج، سورت کی عدالت میں 1952 کا مقدمہ نمبر 403۔ اس مقدمے کا مقابلہ مختلف بنیادوں پر کیا گیا تھا، بنیادی دلیل یہ تھی کہ 1939 کے ایکٹ کی دفعات کے تحت مدعا علیہ نے اس میں کرایہ داری کے حقوق حاصل کر لیے تھے۔ چونکہ مدعا علیہ کی موت 30 ستمبر 1955 کو ہوئی، اس لیے اس کے قانونی نمائندوں کو اس کی جگہ ریکارڈ پر لایا گیا۔ فاضل سول جج نے، دیگر باتوں کے ساتھ، فیصلہ دیا کہ 1939 کے ایکٹ کو 1948 کے ایکٹ کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا اور مؤخر الذکر ایکٹ دعویٰ کی زمین پر لاگو نہیں ہوتا تھا، کیونکہ یہ سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر تھا۔ اس نتیجے پر، اس نے قبضہ، کرایہ کے بقایا جات اور بہت سے منافع کا حکم نامہ جاری کیا۔ مذکورہ حکم نامے کے خلاف، مدعا علیہ نے ضلعی جج کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ فاضل ضلعی جج نے فیصلہ دیا کہ مکان مالک یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ دعویٰ پراپرٹی سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر ہے اور اس نتیجے پر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ 1948 کا ایکٹ سوٹ کی زمین پر لاگو ہوتا ہے اور مدعی کو قبضہ دینے والے ٹرائل کورٹ کے فرمان کو کالعدم قرار دیا، لیکن کرایہ کے بقایا جات کے حکم کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد، مدعی نے ہائی کورٹ میں دوسری اپیل کو ترجیح دی کیونکہ ضلعی عدالت کا فرمان اس کے خلاف گیا تھا۔ مذکورہ اپیل اس ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے سامنے آئی۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سوٹ کی زمین سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر ہے اور اس لیے 1948 کا ایکٹ دعویٰ کی زمین پر لاگو نہیں ہوتا۔ اس نتیجے پر، اس نے تعلیم یافتہ ضلعی جج کے ذریعے منظور کردہ فرمان کو کالعدم قرار دے دیا اور فاضل سول جج کے ذریعے منظور کردہ حکم کو بحال کر دیا۔ مدعا علیہ کے قانونی نمائندوں نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ ہائی کورٹ کو یہ فیصلہ دینا چاہیے تھا کہ 1939 کے ایکٹ کے تحت اپیل گزاروں کے حقوق 1948 کے ایکٹ کے ذریعے محفوظ کیے گئے تھے۔ انہوں نے وسیع پیمانے پر دعوی کیا کہ 1939 کے ایکٹ کے تحت اپیل گزاروں کے حق کو 1948 کے ایکٹ کی دفعہ (2) 89 کے تحت محفوظ رکھا گیا تھا، جس کے نتیجے میں 1939 کے ایکٹ کے تحت 10 سال تک بڑھا ہوا لیز بچایا گیا تھا، اور یہ کہ بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1952 (بمبئی ایکٹ 33 آف 1952) کی وجہ سے، جسے اس کے بعد 1952 "ایکٹ" کہا جاتا ہے، جس نے سوٹ کی زمین کو 1948 کے ایکٹ کے دائرہ کار میں لایا، اس طرح محفوظ کیے گئے ان کے حقوق 1948 کے ایکٹ کی دفعات کے تحت آتے ہیں

اوراس لیے مدعا علیہ انہیں اس ایکٹ کی دفعات کے ذریعے مقرر کردہ طریقے کے علاوہ بے دخل نہیں کر سکتا تھا۔

فریقین کے تنازعات کو سمجھنے کے لیے متعلقہ دفعات کی تاریخ کا مختصر سراغ لگانا ضروری ہے۔1939 کے ایکٹ کی دفعہ 23(1) جیسا کہ 1946 کے ذریعے ترمیم کی گئی۔ایکٹ، پڑھیں:

"(a) کسی بھی علاقے میں واقع کسی بھی زمین کا کوئی لیز جس میں یہ دفعہ اس علاقے میں اس دفعہ کے نافذ ہونے کی تاریخ کے بعد نافذ ہوتا ہے، 10 سال سے کم کی مدت کے لیے نہیں ہوگا۔اور

(b) اس طرح کے علاقے میں کسی بھی زمین کے سلسلے میں مذکورہ تاریخ پر موجود یا مذکورہ تاریخ کے بعد دی گئی ہر لیز کو 10 سال سے کم کی مدت کے لیے نہیں سمجھا جائے گا۔

1939 کے ایکٹ کو 1948 کے ایکٹ کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا۔1948 کے ایکٹ کی دفعہ 88(1)، جیسا کہ یہ 1952 کے ایکٹ کی ترمیم سے پہلے تھی، پڑھتی ہے:

"اس ایکٹ کی سابقہ دفعات میں کچھ بھی لاگو نہیں ہوگا۔

(a)۔۔۔

(b)۔

(c) گریٹر بمبئی کی حدود میں یا میونسپل بورو سورت کی حدود میں اور حدود سے 2 میل کے فاصلے کے اندر کسی بھی علاقے میں۔

اس کی دفعہ 89 پڑھتی ہے:

"(1) شیڈول میں مذکور قانون سازی کو اس طرح اس حد تک منسوخ کر دیا گیا ہے جس کا ذکر اس کے چوتھے کالم میں کیا گیا ہے۔

(2) لیکن اس ایکٹ میں کچھ بھی نہیں یا اس سے کوئی منسوخی نہیں ہوئی۔

(a)۔

(b) سوائے اس کے جو اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے اس سے متاثر ہوگا یا متاثر ہونے والا سمجھا جائے گا،

(i) کوئی حق، لقب، سود، ذمہ داری یا ذمہ داری جو اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے حاصل کی گئی ہو، جمع کی گئی ہو یا اس پر خرچ کی گئی ہو۔

شیڈول I

منسوخی کی حد 4	مختصر عنوان 3	نمبر 2	سال 1
دفعہ 3، 3-اے اور 4 کے علاوہ جیسا کہ مندرجہ ذیل طریقے سے ترمیم کی گئی ہے	بمبئی کرایہ داری ایکٹ، 1939	XXIX	1939

1948 کے ایکٹ کے دفعہ 88 میں 1952 کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ ترمیم شدہ دفعہ کا متعلقہ حصہ پڑھتا ہے:

"(1) اس ایکٹ کی سابقہ دفعات میں کچھ بھی لاگو نہیں ہوگا -

(a).....

(b).....

(c) بمبئی صوبائی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1949 کے تحت تشکیل شدہ میونسپل کارپوریشنوں کی حدود کے اندر گریٹر بمبئی کی حدود کے اندر کسی بھی علاقے میں، بمبئی میونسپل بورو ایکٹ، 1925 کے تحت تشکیل شدہ میونسپل بورو کی حدود کے اندر، اور کسی بھی چھاؤنی کی حدود کے اندر۔

سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر واقع زرعی زمین کے لیز پر ان کی درخواست میں دفعات کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: ایسی لیز جو ترمیم شدہ ایکٹ 1946 کی تاریخ پر موجود ہے، جو 11 اپریل 1946 کو نافذ ہوئی، اسے 10 سال سے کم کی مدت کے لیے سمجھا جائے گا۔ 1939 کے ایکٹ کو 1948 کے ایکٹ کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا۔ 1948 کے ایکٹ کی دفعہ 88(1)(c) کے تحت، اس ایکٹ کی دفعات سورت کے مذکورہ بورو کی میونسپل حدود کے اندر اور مذکورہ بورو کی حدود سے دو میل کے فاصلے کے اندر کسی بھی علاقے پر لاگو نہیں تھیں؛ لیکن ایسے علاقے میں کرایہ دار کا حق، حق اور مفاد مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 89(2)(b)(i) کے تحت محفوظ رکھا گیا تھا۔ 1948 کے ایکٹ کے دفعہ 88(1) میں، دیگر چیزوں کے علاوہ، 1952 کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جو 12 جنوری 1953 کو نافذ ہوا۔ مذکورہ ترمیم کے ذریعے 1948 کے ایکٹ کو سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے کے اندر کسی بھی علاقے تک بڑھا دیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں 1948 کے ایکٹ کی تمام دفعات ترمیم کے نافذ ہونے کے بعد ایسے علاقے میں موجود زرعی زمین کے لیز پر لاگو ہوں گی۔ اگر ایسا ہے تو، اس طرح کے لیز کو صرف اس کے دفعہ 14 کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

اس قانونی حیثیت کا موجودہ مقدمے کے حقائق پر کیا اثر پڑتا ہے؟ متعلقہ حقائق جن پر واقعی کوئی تنازعہ نہیں ہے اب بیان کیے جاسکتے ہیں۔

اپیل گزاروں کے پیشرو اور مدعا علیہ کے درمیان لیز کا معاہدہ 7 مئی 1946 کو عمل میں لایا گیا تھا، جو 3 مئی 1946 سے شروع ہونے والے چھ سال کی مدت کے لیے تھا؛ یعنی یہ عام طور پر 2 مئی 1952 کو ختم ہو جائے گا۔ سچن ریاست 28 جولائی 1948 سے بمبئی ریاست کا حصہ بن گئی۔ اس کے بمبئی ریاست کا حصہ بننے کے بعد، 1939 کے ایکٹ، جیسا کہ 1946 کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، کو اس ریاست تک بڑھا دیا گیا تھا؛ اس کے نتیجے میں لیز جو مئی 1952 میں ختم ہونا تھا، قانونی طور پر مزید 4 سال یعنی مئی 1956 تک بڑھا دیا گیا تھا۔ 28 دسمبر 1948 کو 1948 کا ایکٹ نافذ ہوا۔ اس ایکٹ نے 1939 کے ایکٹ کو منسوخ کر دیا۔ اس نے سورت اے بورو بلدیہ کی حدود کے اندر کی زمینوں اور مذکورہ بلدیہ کی حدود کے دو میل کے اندر کی زمینوں کو بھی مذکورہ ایکٹ کی دفعات کے عمل سے مستثنیٰ قرار دیا۔ لیکن، اس نے کرایہ دار کے حق یا سود کو بچایا جو اس نے 1939 کے ایکٹ کے تحت حاصل کیا تھا۔ جب 1952 کا ایکٹ 12 جنوری 1953 کو نافذ ہوا تو مذکورہ لیز، جو بچت کی شق کے تحت محفوظ تھی، موجود تھی۔ مذکورہ ترمیم کے ذریعے 1948 کے ایکٹ کو زیر بحث زمین پر لاگو کیا گیا تھا جو سورت بورو بلدیہ کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر ہے۔ نتیجے کے طور پر، اپیل گزاروں کے مفاد کو صرف 1948 کے ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت ختم کیا جا سکتا ہے۔ 23 اپریل 1951 کو مدعا علیہ نے اپیل گزاروں کو 31 مارچ 1952 سے لیز ختم کرنے کا نوٹس دیا اور 21 اپریل 1952 کو بے دخلی کا مقدمہ دائر کیا۔ لیکن مقدمہ نمٹائے جانے سے پہلے، 1952 کا ایکٹ نافذ ہوا، اور 1948 کے ایکٹ کی مذکورہ زمین تک توسیع کی وجہ سے، مدعا علیہ 1948 کے ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے کے علاوہ اپیل گزاروں کو بے دخل نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ غلط تھا کہ اپیل گزار 1948 کے ایکٹ کی دفعات سے فائدہ کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

اس مرحلے پر مدعا علیہ کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ ایک اور دلیل پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ دفعہ (2) 89 میں بچت کا التزام صرف اس صورت میں کام کرتا ہے جب اس کے برعکس کوئی واضح التزام نہ ہو، لیکن اس طرح کا ایک واضح التزام دفعہ (1) 88 میں پایا جاتا ہے، کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 1 سے 87 کی دفعات زیر بحث علاقے پر لاگو نہیں ہوں گی۔ یہ مزید دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کے حق کو بچانا غیر ضروری ہوگا، کیونکہ وہ ایکٹ کے تحت اپنے حق کو نافذ نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح کی دلیل پیش کی گئی تھی لیکن اس عدالت نے سخارام عرف باپو صاحب نارائن سنس بمقابلہ مانیک چند موتی چند شاہ

((1962)2ایس سی آر 39) میں اسے مسترد کر دیا تھا۔ وہاں متنازعہ زمینیں پونا میونسپل بورو کی حدود سے دو میل کے فاصلے پر واقع تھیں۔ سوال یہ تھا کہ کیا منسوخی سے محفوظ کرایہ داروں کے طور پر اپیل گزاروں کے حقوق متاثر ہوئے تھے۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ دفعہ (1) 88 کی دفعات مکمل طور پر ممکنہ تھیں اور یہ کہ وہ ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے مذکورہ سیکشن میں موجود تفصیل کی زمینوں پر لاگو ہوتی ہیں اور یہ کہ ان کا ارادہ کسی بھی لحاظ سے ضبطی نوعیت کا نہیں تھا۔ جب یہ مزید دعوی کیا گیا کہ حق فریب ہوگا، کیونکہ اسے ایکٹ کے تحت نافذ نہیں کیا جا سکتا، تو اس عدالت نے نشاندہی کی کہ چونکہ قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ حق موجود ہے اس کا ایک علاج ہے اور اس لیے، کسی خاص حق کو نافذ کرنے کے لیے کسی خاص فورم کی نشاندہی کرنے والی کسی خاص دفعات کی عدم موجودگی میں ملک کا عام قانون فطری طور پر اپنا کام کرے گا۔ یہ فیصلہ ہم پر پابند ہے۔ اس لیے ہم اس دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اس کے باوجود، مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل دی کہ ہائی کورٹ کے نقطہ نظر میں اس کے لیے یہ غیر ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس معاملے میں پیدا ہونے والے دو اہم مسائل یعنی مسائل 3 اور 4 پر اپنے نتائج پیش کرے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

مسئلہ .3 کیا مدعی یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ حقیقی ذاتی کاشت کے لیے قبضہ چاہتا ہے۔

مسئلہ نمبر 4۔ کیا مدعا علیہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے ریگ میں فیصلے کے پیش نظر سوٹ پراپرٹی کو نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ ج۔ جوائنٹ سول جج (جے ڈی)، سورت کے ذریعے 1950 کا مقدمہ نمبر 619:

اس لیے انہوں نے نشاندہی کی کہ مذکورہ دو نکات پر فیصلے کے لیے معاملے کو ہائی کورٹ میں ریمانڈ کرنا پڑے گا۔

زیر نگرانی حالات کے پیش نظر، اس دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، 23 اپریل 1951 کو مدعا علیہ نے اس بنیاد پر نوٹس جاری کیا کہ چھ سال کی کرایہ داری 31 مارچ 1952 کو ختم ہو جائے گی۔ لیکن 1939 کے ایکٹ کی وجہ سے کرایہ داری کو قانونی طور پر 1956 تک بڑھا دیا گیا۔ لہذا مذکورہ نوٹس غیر موثر ہو گیا تھا اور مدعا علیہ اس کی بنیاد پر کسی راحت کا حقدار نہیں ہوگا۔ یہ اس کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ کوئی بھی مناسب کارروائی کرے، جس کی قانون اجازت دیتا ہے، ایک مناسب ٹریبونل میں۔ ان حالات میں ہمارے لیے واحد راستہ کھلا ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم نامے کو کالعدم قرار دیا جائے اور ضلعی جج کے حکم نامے کو بحال کیا جائے۔ فریقین پورے وقت اپنے اپنے اخراجات برداشت کریں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and
authenticity of this document

12.06.24